الصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا
صرف علوم کی ماں اور نحو اُن کا باپ ہے
ہدایۃ الصرف
مفتی محمد اکمل مدنی
مکتبہ اعلیٰ حضرت

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

صرف علوم کی ماں اور نحو ان کا باپ ہے

هداية الصرف

مؤلف

مفتی محمد اکمل صاحب

مکتبہ اعلیٰ حضرت۔ لاہور۔ پاکستان

☆☆☆☆

نام کتاب	هداية الصرف
مؤلف	علامہ محمد اکمل صاحب
صفحات	240
ہدیہ	240 روپے
اشاعت اول	جون 2001ء

☆☆☆☆

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
042-7247301-0300-8842540

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محسنِ اہلسنت، عاشقِ ماہِ رسالت ﷺ، مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

عزیز القدر جناب **مفتی محمد اکمل** صاحب زید مجدہ کی اس سے قبل بھی متعدد تصانیف نظر سے گزری ہیں، جو کہ عوام وخواص کے لئے قیمتی اور گراں قدر سرمایہ ہیں۔ مشکل مسئلہ کو آسان کر کے سمجھانا، ان کی خداداد صلاحیتوں میں سے ایک ہے، اسی وجہ سے عوام الناس کے لئے ان کی تصانیف سے استفادہ بہت آسان ہے۔ آپ، دین کا درد رکھنے اور عوام کی اصلاح کا گہرا جذبہ رکھنے والی شخصیت ہیں۔ اسی بنا پر تبلیغِ لسانی وجہادِ قلمی کے ساتھ ساتھ تدریس کا کام بھی پورے زور وشور کے ساتھ اپنایا ہوا ہے۔

دین اسلام کے عقائد واحکامات کے حصول اور ان کی معرفت کے لئے بنیادی ماخذ قرآن وسنت ہیں اور ان کو سمجھنے کے لئے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے فرمودات اور علماء کرام کی گراں قدر تحقیقات کا مطالعہ لازمی وضروری ہے، جن کا اسی فیصد ﴿80%﴾ ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔ بنابریں عربی زبان سے واقفیت ایسے ہی ضروری ہے جیسے جسم کے لئے روح۔

عربی گرائمر دو حصوں پر مشتمل ہے۔

(۱) صرف .. اور .. (۲) نحو۔

مشہور ہے "**الصرف ام العلوم والنحو ابوھا**" صرف تمام علوم کی ماں اور نحو ان کا باپ ہے۔ قرونِ اولی میں عربی صرف کی کتابیں فارسی میں لکھیں گئیں، مگر اب فارسی کی طرف توجہ نہ رہی، جب کہ عربی سے واقفیت بھی ضروری

تھی، چنانچہ اردو زبان میں اس پر بہت کام کیا گیا۔ مگر مسلمہ بات ہے کہ ہر دور کے لوگوں کے اذھان اور اندازِ فکر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کام کی ضرورت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

جناب مفتی محمد اکمل صاحب زید فیوضہ نے علمِ صرف کو آسان انداز میں سمجھانے کے لئے یہ تصنیف اردو میں تحریر فرمائی ہے، تاکہ عوام مسلمان بالعموم اور طلباء بالخصوص اس سے نفع اندوز ہوسکیں۔ اگر طلبہ اسے مسلسل زیرِ مطالعہ رکھیں، تو امیدِ قوی ہے کہ علمِ صرف کی تقریباً تمام ضروری اصطلاحات اور اہم قواعد "آسان ترین طرزِ تحریر کی بناء پر" ہمیشہ کے لئے راسخ فی الذہن ہو سکتے ہیں۔ نیز اساتذۂ کرام کو بھی نفسِ مسئلہ سمجھانے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ اس لحاظ سے یہ تصنیف اساتذۂ عظام کے لئے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق عطا فرمائے اور علم و فضل، فہم و فراست، صحت و عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

[illegible]

۲۲ صفر المظفر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاضلِ جلیل ،عالمِ نبیل،استاذ العلماء والفضلاء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ابراهیم القادری

دامت برکاتهم العالیه

مهتمم وشیخ الحدیث جامعه غوثیه رضویه باغ حیات سکهر

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم و علی الہ وصحبہ اجمعین

کسی زبان کو جاننے کے لئے اس کی گرائمر کا جاننا ایک لابدی امر ہے۔اور عربی زبان خصوصا قرآن وحدیث کے رموز ونکات اوران کے دقائق ولطائف سے آگاہی کے لئے گرائمر کا جاننا از حد ضروری ہے۔اس ضرورت کے پیشِ نظر عربی مدارس میں گرائمر کونصاب کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔

ہمارے یہاں فارسی کے بعد (یعنی جن مدارس میں پڑھائی جاتی ہے) گرائمر کو علومِ دینیہ کی تحصیل کے لئے پہلے زینے کا درجہ حاصل ہے۔اس لئے جو طالبِ علم گرائمر میں کمزور ہو، تو وہ بعد کی کتب میں بھی کمزوری محسوس کرتا ہے۔اس کے برعکس جس طالبِ علم کی گرائمر پر گرفت مضبوط ہو، دوسرے علوم کی تحصیل اس کے لئے بے حد آسان ہوجاتی ہے۔

اس موضوع پر فارسی وعربی زبان میں سینکڑوں کتب تصنیف فرمائی گئیں اور مدارسِ دینیہ میں صدہا برس سے ان ہی دو زبانوں میں گرائمر پڑھائی جاتی رہی ہے۔لیکن اب جب کہ علماء نے طلباء میں سہل پسندی کا مرض پایا اوران کے ذوق وشوق میں کمی محسوس فرمائی تو ''**مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّهٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّهٗ** (یعنی جو مکمل طور پر حاصل نہ کیا جا سکے،اسے مکمل طور پر چھوڑنا بھی نہیں چاہیئے)'' کے مطابق طلباء کی آسانی کے لئے اردو زبان میں اس موضوع پر کتب تالیف فرمانا' مناسب خیال کیا۔

”ھدایۃ الصرف“ جو فاضلِ جلیل جناب مفتی محمد اکمل صاحب زید مجدہ کی سعی مبارکہ ہے، ان کتب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ فقیر نے اس کتاب سے اکثر و بیشتر مقامات کا مطالعہ کیا ہے اور اسے طلباء کے لئے بے حد مفید خیال کرتا ہے۔ اس کتاب میں صرف کی مباحث کو طلباء کے سامنے نہایت آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے اور جا بجا نقشہ جات کے ذریعے انھیں آسان تر بنا دیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب طلباء کو دوسری کتب سے بے نیاز کر دے گی۔ مولیٰ تعالیٰ اسے طلباء کے لئے نافع تر بنائے اور مؤلفِ موصوف کی سعی مقبول فرما کر اس کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے۔

امین یا رب العلمین۔

حررہ الفقیر القادری الرضوی

[illegible]

خادمِ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

الانتساب

راقم الحروف اپنے اس ''اخروی لحاظ سے قیمتی ذخیرے کو ''موجودہ صدی کی ان عظیم ترین شخصیات کے نام منسوب کرنے میں فرحت وخوشی محسوس کرتا ہے، جنہوں نے اس حقیر وکمتر کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا، قدم قدم پر سہارا دیا اور پھر اپنی مسلسل توجہ اور فیوض وبرکات کی موسلا دھار بارشِ پیہم سے اس قابل کیا کہ آج مسلمانِ عالم، اسے ایک مفتی، مبلغ، مدرس اور محرر کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

ان الفاظ کے مدلول یقیناً ''**میرے اساتذہ کرام، خصوصاً علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی** (رحمہ اللہ تعالیٰ) **اور دیگر مشائخ عظام** ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام اکابرین کا ظل فیوض، تادیر مسلمانوں پر سایہ فگن رکھے اور جمیع عالم کو ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔ **آمین ثم آمین**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مولف

راقم الحروف کے دل میں طویل عرصے سے یہ خواہش شدت کے ساتھ مچل رہی تھی کہ علمِ صرف پر عام فہم، مبتدی طلبہ کی علمی وذہنی سطح پر اتر کر لکھی جانے والی اور بہترین ترتیب پر مشتمل ایک ایسی کتاب ہونی چاہیئے کہ جسے پڑھتے ہوئے نہ تو مبتدی طالبِ علم کوفت و بیزاریت محسوس کرے اور نہ پڑھانے والے استاد کو ضرورت سے زیادہ توانائی خرچ کرنی پڑے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے اس فن پر اردو زبان میں لکھی جانے والی بے شمار کتب پڑھنے کا موقع ملا، لیکن مکمل طور پر تشفی نہ ہو سکی۔

آخر کار، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر نگاہ جماتے ہوئے، اپنے استادِ محترم، امام الصرف والنحو **حضرت علامہ مولانا محمد خادمِ حسین صاحب** دامت برکاتھم العالیہ سے حاصل کردہ فیوض و برکات کی روشنی میں ایک مذکورہ صفات کی حامل کتاب لکھنے کا خود ہی ارادہ کیا اور مسلسل محنت اور طویل جدوجہد کے بعد **"ھدایۃ الصرف"** کے نام سے موسوم کتاب لکھنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

احقر الانام، اس بات کا دعویٰ تو نہیں کرتا کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ مطالعہ فرمانے والے حضرات اسے مذکورہ صفات کے حوالے سے ایک جامع تصنیف پائیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کتاب کے بارے میں چند معروضات ذکر کرنا مفید رہے گا۔

﴿1﴾ اس مین علمِ صرف کی تقریباً تمام اہم وکثیر الاستعمال اصطلاحات، انتہائی عام فہم انداز میں درج کی گئی ہیں۔

﴿2﴾ جن جن مقامات پر تقسیم وغیرہ کے سلسلے میں بات طویل ہوگئی، وہاں

الانتساب

راقم الحروف اپنے اس ''اخروی لحاظ سے قیمتی ذخیرے کو ''موجودہ صدی کی ان عظیم ترین شخصیات کے نام منسوب کرنے میں فرحت وخوشی محسوس کرتا ہے، جنہوں نے اس حقیر وکمتر کوانگلی پکڑ کر چلنا سکھایا، قدم قدم پر سہارا دیا اور پھر اپنی مسلسل توجہ اور فیوض وبرکات کی موسلا دھار بارشِ پیہم سے اس قابل کیا کہ آج مسلمانِ عالم، اسے ایک مفتی، مبلغ، مدرس اور محرر کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

ان الفاظ کے مدلول یقیناً ''**میرے اساتذہ کرام، خصوصاً علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی** (رحمہ اللہ تعالیٰ) **اور دیگر مشائخ عظام** ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام اکابرین کا ظلِ فیوض، تا دیر مسلمانوں پر سایہ فگن رکھے اور جمیع عالم کو ان کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ **اٰمین ثم اٰمین**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مولف

راقم الحروف کے دل میں طویل عرصے سے یہ خواہش شدت کے ساتھ مچل رہی تھی کہ علمِ صرف پر عام فہم، مبتدی طلبہ کی علمی وذہنی سطح پر اتر کر لکھی جانے والی اور بہترین ترتیب پر مشتمل ایک ایسی کتاب ہونی چاہیئے کہ جسے پڑھتے ہوئے نہ تو مبتدی طالبِ علم کوفت وبیزاریت محسوس کرے اور نہ پڑھانے والے استاد کو ضرورت سے زیادہ توانائی خرچ کرنی پڑے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے اس فن پر اردو زبان میں لکھی جانے والی بے شمار کتب پڑھنے کا موقع ملا، لیکن مکمل طور پر تشفی نہ ہوسکی۔

آخر کار، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر نگاہ جماتے ہوئے، اپنے استادِ محترم، امام الصرف والنحو **حضرت علامہ مولانا محمد خادمِ حسین صاحب** دامت برکاتھم العالیہ سے حاصل کردہ فیوض وبرکات کی روشنی میں ایک مذکورہ صفات کی حامل کتاب لکھنے کا خود ہی ارادہ کیا اور مسلسل محنت اور طویل جدوجہد کے بعد **"ھدایۃ الصرف"** کے نام سے موسوم کتاب لکھنے میں کامیابی حاصل کرلی۔

احقر الانام، اس بات کا دعویٰ تو نہیں کرتا کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے کامل واکمل ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ مطالعہ فرمانے والے حضرات اسے مذکورہ صفات کے حوالے سے ایک جامع تصنیف پائیں گے۔ان شاءاللہ عزوجل

اس کتاب کے بارے میں چند معروضات ذکر کرنا مفید رہے گا۔

﴿1﴾ اس مین علمِ صرف کی تقریباً تمام اہم وکثیر الاستعمال اصطلاحات ،انتہائی عام فہم انداز میں درج کی گئی ہیں۔

﴿2﴾ جن جن مقامات پر تقسیم وغیرہ کے سلسلے میں بات طویل ہوگئی، وہاں

پوری بحث کو خلاصۃً ذہن نشین کروانے کے لئے ''نقشہ جات'' کا استعمال کیا گیا ہے۔

﴿3﴾ کتاب مرتب کرتے وقت اس چیز کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ طالبِ علم کو کون سی بات پہلے سمجھانا ضروری ہے اور کون سی اس کے بعد۔ چنانچہ اس کے بعد ترتیب قائم رکھنے کے لئے اساتذۂ کرام کو بالکل دقت محسوس نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل

﴿4﴾ بعض مقامات پر کسی اضافی بات کا ذکر کرنا ضروری محسوس ہوا، تو اسے حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے، تاکہ نفسِ مضمون سمجھنے میں دقت محسوس نہ ہو۔

﴿5﴾ فتح یفتح کے باب سے تمامِ کبیریں بمع ترجمہ لکھ دی گئیں ہیں، ان کی روشنی میں بقیہ تمام ابواب کی کبیریں اساتذۂ کرام خود کروائیں۔

﴿6﴾ تقریباً تمام ابواب سے صغیریں لکھی گئی ہیں، نیز ہر باب کی صغیر کے تحت دیگر مصادر بھی تحریر کردئے گئے، تاکہ مزید مشق کروائی جاسکے۔

﴿7﴾ قوانین میں بھی اہم وکثیر الاستعمال قوانین کو عام فہم انداز میں بمع امثلہ ذکر کیا گیا ہے۔ نیز بعض صیغوں میں ان قوانین کا اجراء بھی کروادیا گیا ہے۔ گردان کے باقی صیغوں میں اساتذۂ کرام خود اجراء کروائیں۔

﴿8﴾ استادِ محترم مولانا خادمِ حسین صاحب دامت فیوضھم کے تعلیم کردہ طریقے کے مطابق صیغہ بیان کرنے کا طریقہ بھی درج کیا گیا ہے، جس کی رعایت کرنے کی بناء پر طالبِ علم سے مزید کسی ضروری چیز کے دریافت کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل

تمام تر احتیاط کے باوجود بتقاضائے بشریت اس کتاب میں اغلاط کا موجود ہونا بعید از قیاس نہیں، لھذا جو حضرات بھی اغلاط پر مطلع ہوں، نشاندہی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اساتذۂ کرام کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ مختلف ابواب کے متفرق

مصادر سے صغیریں، کبیریں خوب کثرت کے ساتھ یاد کروائیں۔ نیز جو بھی کبیر یاد کروائی جائے، اگلے روز اس کے صیغے بھی ضرور نکلوائیں۔ کبیروں کے مکمل ہونے کے بعد قرآنِ پاک سے روزانہ کم از کم ایک رکوع کے صیغے نکلواتے رہیں۔ نیز قوانین خوب اچھی طرح یاد کروا کر صغیر و کبیر کے ہر ہر صیغے پر اس کا اجراء کروائیں۔ اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہے جب تک ہر قسم کے صیغے کی پہچان اور تعلیل وغیرہ مکمل طور پر سمجھ میں نہ آجائے۔

سابقہ ایڈیشن بعض وجوہات کی بناء پر بہت جلدی میں شائع کیا گیا تھا، جس کی بناء پر درست طریقے سے نظر ثانی کرنے کا موقع نہ مل سکا تھا، جس کی وجہ سے کچھ اغلاط سامنے آئیں، الحمد للہ عزوجل اس ایڈیشن میں ان اغلاط کو درست کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جمیع مسلمین کے لئے باعثِ بلندیٔ درجات اور وسیلۂ دائمی نجات بنائے۔ آمین

محمد اکمل قادری عفی عنہ
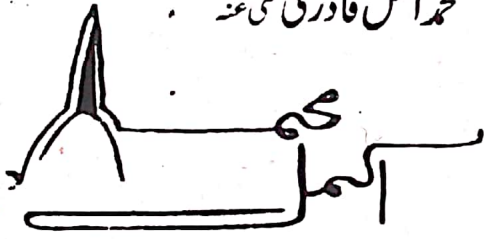
۱۶ ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ

بمطابق ۹ جون سن 2001ء

کچھ مصنفِ کتاب کے بارے میں

بلا مبالغہ **مفتی محمد اکمل صاحب** کا شمار ان خوش قسمت ترین افراد میں کیا جا سکتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ نہ صرف انہیں استعمال کرنے کا بخوبی فن جانتے ہیں، بلکہ بتوفیق الٰہی استقامت و مستقل مزاجی کے ساتھ استعمال بھی کر رہے ہیں۔

آپ نے ابتداءً تبلیغ دین سے متعلقہ کاموں میں مشغولیت زیادہ رکھی، پھر درسِ نظامی کے شعبے کی اہمیت اور اس میں قحط الرجال کے پیشِ نظر مختلف اساتذہ سے علومِ دینیہ حاصل کرتے ہوئے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔

دورانِ تعلیم ہی تدریس کا فریضہ سرانجام دینا شروع کیا، اسی دوران تحریری سلسلے کا بھی آغاز فرمایا اور ساتھ ساتھ مفتی اعظم پاکستان جناب عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ تربیت رہ کر فتویٰ نویسی کی تحریری اجازت بھی حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی (رحمہ اللہ تعالیٰ)، مفتی اشفاق احمد رضوی (مدظلہ العالی)، حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری (مدظلہ العالی)، علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی (مدظلہ العالی)، حضرت مولانا عبد الستار سعیدی (مدظلہ العالی)، جناب مفتی گل احمد عتیقی (مدظلہ العالی)، مولانا خادم حسین صاحب (مدظلہ العالی)، مولانا عبد الرشید نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ)، مولانا محمد صدیق نظامی (مدظلہ العالی)، مولانا عبد الحمید چشتی (مدظلہ العالی) اور مولانا عبد الرحیم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے اسمائے گرامی سرِ فہرست ہیں۔

مفتی صاحب، منفرد اندازِ تدریس کے حامل ہیں۔ مشکل سے مشکل

بات بھی اس قدر سہل اور دلچسپ انداز سے طلباء کو سمجھاتے ہیں کہ نہ تو طلبہ کو سبق، بوجھ محسوس ہوتا ہے اور نہ مسلسل پڑھنے سے نفس میں بیزاریت پیدا ہوتی ہے۔ نیز اپنے اساتذہ کرام کی پیروی کرتے ہوئے طلباء کو اس انداز سے پڑھاتے ہیں کہ بلا تکلف ان میں ملکۂ تدریس پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ تقریباً ہر فن پر مشتمل کتب پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور مختلف فنون پر مشتمل موجودہ مروجہ، کتبِ درس نظامی میں سے شائد کوئی کتاب ایسی نہیں، جو آپ نے نہ پڑھائی ہو۔

آپ کی دیگر خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ طالبِ علم میں موجودہ صلاحیت کو بہت جلد پہچان کر اس کے استعمال کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیتے ہیں۔ نیز اسے اس کی ذات میں موجود صلاحیتوں کا احساس بھی دلاتے رہتے ہیں، جس کی برکت سے طالبِ علم کی صلاحتیں نکھر کر سامنے آجاتی ہیں۔

آپ نے مختلف موضوعات پر کئی تصانیف فرمائی ہیں، جو عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ نعتیہ کلام تحریر کرنے کی نعمت بھی من جانبِ اللہ حاصل شدہ ہے۔

فی الوقت ''نور الھدی اسکالرز اکیڈمی'' میں تدریس و تنظیم کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، ساتھ ساتھ تحریر و افتاء کا کام بھی جاری وساری ہے، ملک بھر سے آنے والے خطوط کے جوابات بھی دیتے ہیں اور دیگر ضروری امور کے لئے بھی وقت نکالتے رہتے ہیں۔

الغرض! یہ ان کے اساتذہ ومشائخ کا فیضانِ تربیت ہے کہ جناب مفتی صاحب کا تقریباً تمام وقت دین کی اشاعت، ترقی اور ترویج کے لئے استعمال

ہو رہا ہے، جس کا اندازہ ان کی مختلف موضوعات پر تحریر کردہ کتب کی کثرت سے با آسانی لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی بیش بہا صلاحیتوں کو بعافیت دوام بخشے اور ان میں مزید ترقی عطا فرمائے، انہیں شریروں کے شر اور حاسدین کے حسد سے محفوظ فرما کر دین کے لئے مفید سے مفید تر ثابت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

محمد آصف مدنی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

﴿علمِ صرف کی تعریف، موضوع، غرض اور واضع﴾

تعریف:۔

صرف وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے صیغوں کی پہچان حاصل ہوتی ہے، ایک صیغے سے دوسرا صیغہ بنانے اور صیغوں کی گردان کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

موضوع:۔

کلمہ، صیغے کی حیثیت سے۔

نوٹ:۔ کسی علم کا موضوع وہ شے ہوتی ہے کہ ''جس کی ذات سے تعلق رکھنے والے مختلف احوال'' کے بارے میں اس علم میں بحث کی جائے۔ جیسے علمِ طب کا موضوع جسمِ انسانی ہے۔ علمِ صرف میں مطلقاً کلمہ کے احوال سے بحث نہ ہوگی بلکہ فقط صیغہ ہونے کے اعتبار سے اس کی مختلف حالتوں کے بارے میں جانا جائے گا۔

غرض:۔

صیغوں کو پہچاننے کے سلسلے میں ذہن کو غلطی سے بچانا۔[1]

علمِ صرف کی اہمیت:۔

کہا جاتا ہے کہ ''اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا۔ صرف'' علوم کی ماں اور ''نحو'' ان کا باپ ہے۔''

واضع:۔

اس کے واضع مُعاذ بن الهَرَّاء ہیں۔ اور ایک قول کے مطابق سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔﴿شذ العرف فی فن الصرف ۔صحیفة ۱۵﴾

1۔ یقیناً جب ذہن غلطی سے دور ہوگا تو زبان بھی اغلاط سے محفوظ ہو جائے گی۔

دوسرا سبق

﴿لفظ کی تعریف اور اقسام﴾

لفظ کی تعریف:۔

اس کا لغوی معنی ہے، ''پھینکنا'' اور اصطلاح میں ''مَا یَتَلَفَّظُ بِهِ الإِنْسَانُ۔ یعنی لفظ وہ شے ہے کہ جس کا انسان تلفظ کرے۔''

لفظ کی اقسام:۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مُهْمَل...(۲) مُسْتَعْمَل...

﴿1﴾ مہمل:۔ بے معنی لفظ کو کہتے ہیں۔ جیسے ویز، ووٹی وغیرہ۔

﴿2﴾ مستعمل:۔ با معنی لفظ کو کہتے ہیں۔ جیسے میز، روٹی وغیرہ۔

لفظِ مستعمل کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مُفْرَد... (۲) مُرَکَّب...

[1] مفرد:۔

وہ اکیلا لفظ جو اکیلے معنی پر دلالت کرے، اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔

جیسے .... زَیْدٌ

[2] مرکب:۔

وہ لفظ جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے مل کر بنے۔ جیسے

اَللّٰهُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے)
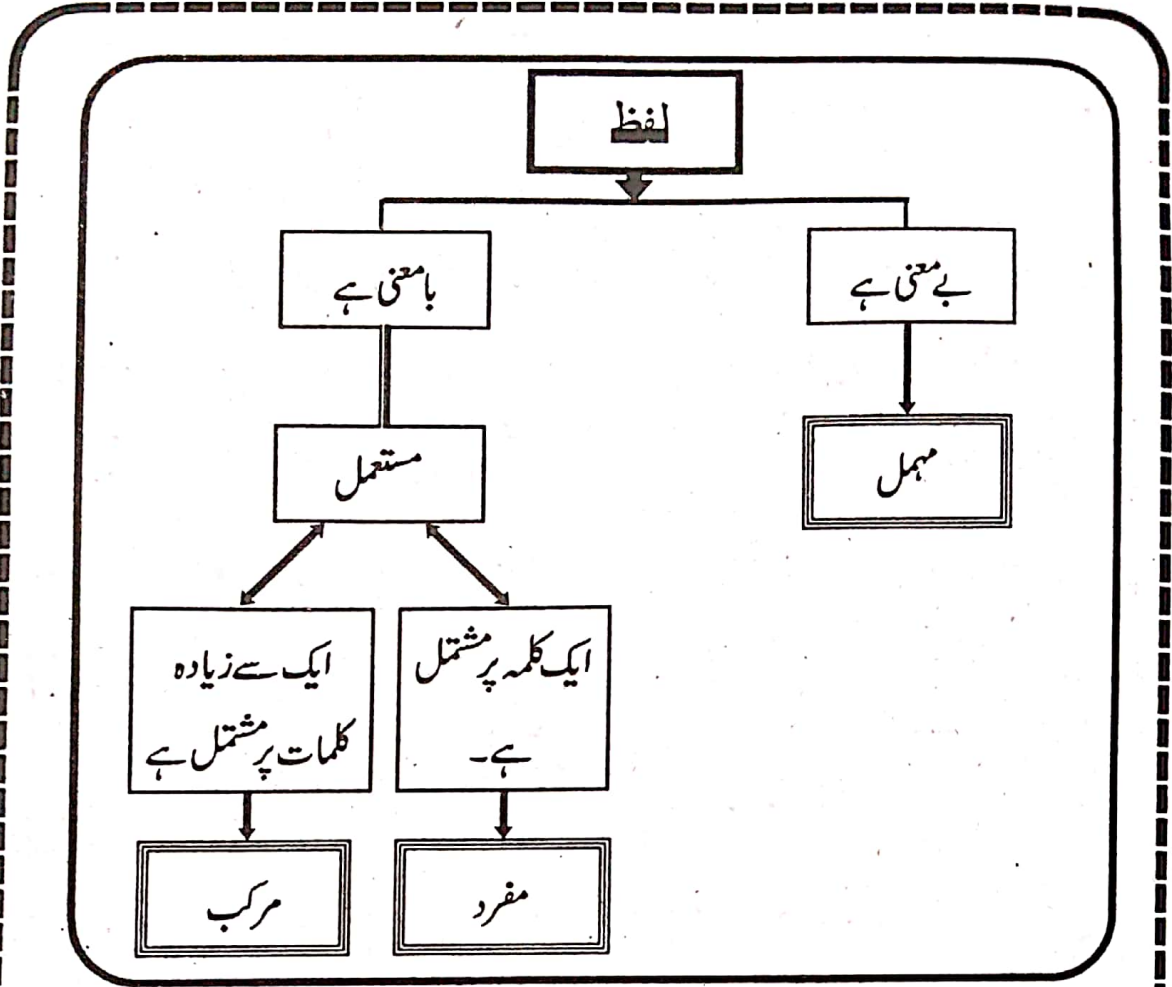
صیغہ کی تعریف:۔

کلمہ کی وہ شکل جو حروف وحرکات وسکنات کی مخصوص ترتیب سے حاصل ہو۔

تیسرا سبق

﴿کلمے کی تقسیمات﴾

کلمے کی مختلف اعتبارات کے باعث چار تقسیمیں کی جاتی ہے۔

[1] اپنا معنی ظاہر کرنے کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کی طرف محتاج ہونے..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے۔

اس تقسیم کو صرفیوں کی اصطلاح میں ''سہ اقسام'' کہتے ہیں۔

[2] حروفِ اصلیہ وزائدہ کے اعتبار سے۔

اسے اصطلاحی طور پر''شش اقسام''کہا جاتا ہے۔

[3] حروفِ صحیحہ ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

اسے اصطلاحِ صرف میں''ہفت اقسام''کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

[4] آخری حرف کی حرکت کے تبدیل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چوتھا سبق

سہ اقسام کا بیان

اپنا معنی ظاہر کرنے کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کی طرف محتاج ہونے.. یا.. نہ ہونے کے اعتبار سے اسم فعل اور حرف کی جانب جو تقسیم کی جائے ،اسے ”سہ اقسام“ کہتے ہیں۔

اسم کی تعریف:۔

وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی اپنا معنی ظاہر کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس کا معنی تینوں زمانوں (یعنی ماضی ،حال یا مستقبل) میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے

اَلْمَدِیْنَۃُ ، اَلْبَغْدَادُ

فعل کی تعریف:۔

وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی اپنا معنی ظاہر کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)

حرف کی تعریف:۔

وہ کلمہ ہے کہ جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے یعنی اپنا معنی ظاہر کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو اور اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی سے بھی ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے.................. **مِنْ** (سے)، **اِلٰی** (تک) [1]

---

[1]:۔ مِنْ ،ابتداء اور اِلٰی ،انتہاء والے معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ مکمل وضاحت ان شاء اللہ علم نحو میں ہوگی..

کلمہ
مستقل معنی پر دلالت نہیں کرتا
مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے
اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہے
اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہیں۔
حرف
فعل
اسم
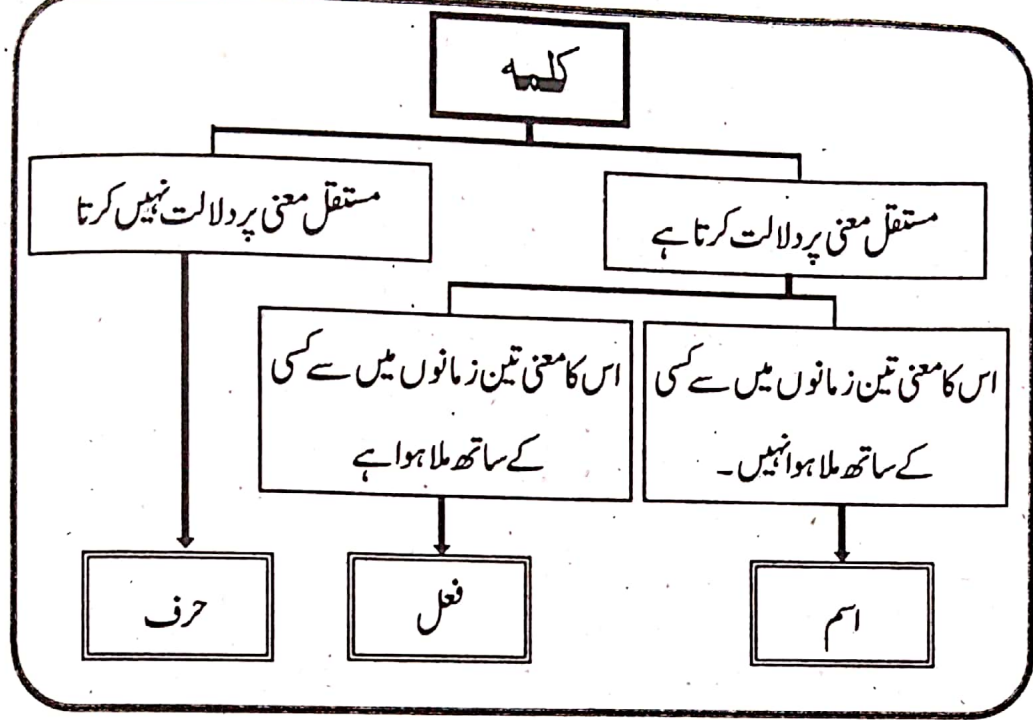
پانچواں سبق

﴿چند ضروری امور کی تعریفات﴾

شش اقسام کو تفصیلاً ذکر کرنے سے پہلے درجِ ذیل امور کا یاد رکھنا از حد ضروری ہے۔

{1} حروف علت:۔

حروفِ علت تین ہیں و، ا اور ی۔ ان کے علاوہ بقیہ تمام حروف، صحیح ہیں۔

{2} وزن کرنا:۔

کلمہ میں حروفِ اصلیہ اور زائدہ کی تعداد معلوم کرنے کو کہتے ہیں۔

{3} میزان:۔

صرفیوں نے کلمہ کا وزن کرنے کے لئے تین حروف کا انتخاب کیا ہے۔ف، ع اور ل۔ انھیں میزان (ترازو) کہتے ہیں۔

{4} مَوزُون:۔

جس کلمہ کا وزن کیا جائے اسے ''موزون'' کہا جاتا ہے۔

﴿وزن کرنے کا طریقہ﴾

☆اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس شکل کا موزون ہو، ف، ع اور ل کو اسی شکل کا بنالیں۔ جیسے

ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔ اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ

☆اب جتنے حروف ف، ع اور ل کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی اور باقی تمام زائد ہیں۔ معلوم ہوا کہ ضَرَبَ میں کوئی حرف زائد نہیں جب کہ اَکْرَمَ میں ہمزہ زائد ہے۔

وضاحت:۔

حرفِ زائد ہمیشہ "اَلْیَوْمَ تَنْسَاہُ "میں سے ہی کوئی حرف ہوگا۔لیکن ضروری نہیں کہ یہ حروف ہمیشہ زائد ہی ہوں، بلکہ بسا اوقات یہ اصلی بھی ہوں گے۔جیسے اِجْتَنَبَ بروزنِ اِفْتَعَلَ..میں.."ن"۔

☆موزون کا جوحرف

"ف "کے مقابلے میں آئے اسے فاء کلمہ،

جو"ع "کے مقابلے میں آئے اسے عین کلمہ،

اور جو"ل "کے مقابلے میں آئے اسے لام کلمہ کہتے ہیں۔

چنانچہ ضَرَبَ میں ض، فاء کلمہ، ر عین کلمہ اور ب لامِ کلمہ ہے۔اور اَکْرَمَ میں ک، فاء کلمہ، ر، عین کلمہ اور م، لام کلمہ ہے۔

نوٹ:۔

(i)☆ثلاثی کا وزن کرنے کے لئے فاء، عین اور ایک لام استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے

ضَرَبَ بروزن فَعَلَ

☆جب کہ رباعی کے لئے فاء، عین اور دو لام۔جیسے

دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ

☆اور خماسی کے لئے فاء، عین اور تین لام مستعمل ہیں۔جیسے

سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ

(ii)جب وزن کرنے میں دو لام استعمال ہوں تو پہلے کو لامِ اُوْلیٰ اور دوسرے

کو لامِ ثانیہ کہتے ہیں۔ اور اگر تین ہوں تو پہلے کو لامِ اُولیٰ، دوسرے کو لامِ ثانیہ اور تیسرے کو لامِ ثالثہ کہا جاتا ہے۔

{5} حروفِ اصلیہ:۔

وہ حروف جو کلمہ کی تمام گردانوں میں پائے جائیں اور وزن کرنے میں ف، ع اور ل کے مقابلے میں آئیں۔ انھیں مادہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے

ضَرَبَ بروزن فَعَلَ

{6} حروفِ زائدہ:۔

وہ حروف جو کلمہ کی تمام گردانوں میں نہ پائے جائیں اور وزن کرنے میں ف، ع اور ل کے مقابلے میں نہ آئیں۔ جیسے

اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ میں ہمزہ

{7} ثُلاثی:۔

وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں۔ جیسے

ضَرْبٌ (مارنا)، ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)

{8} رُباعی:۔

1؎۔ وزن کی اقسام:۔

وزن کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) صرفی (۲) صوری (۳) عروضی

(1) صرفی:۔ جس میں تین چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو۔

(۱) حروفِ اصلیہ اور زائدہ (۲) تعدادِ حروف (۳) حرکات وسکنات۔ جیسے شَرِیْفٌ بروزنِ فَعِیْلٌ

(2) صوری:۔ جس میں صرف دو چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو۔

(۱) تعدادِ حروف۔ (۲) حرکات وسکنات۔ جیسے شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ

(3) عروضی:۔ جس میں فقط ایک چیز یعنی تعدادِ حروف کا لحاظ کیا گیا ہو۔ جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلٌ

وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں۔ جیسے

جَعْفَرٌ (کسی شخص کا نام)، دَحْرَجَ (لڑھکایا اس ایک مرد نے)

{9} خماسی:۔

وہ کلمہ ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں۔ جیسے

سَفَرْجَلٌ (ایک بوٹی)

{10} مجرد:۔

لفظی معنی خالی کیا ہوا (یعنی حروف زوائد سے)۔ اصطلاح میں وہ کلمہ کہ جس میں تمام حروف اصلی ہوں، زائد کوئی نہ ہو۔

{11} مزید فیہ:۔

لفظی معنی ''اس میں زیادہ کیا گیا (یعنی حروف زوائد کو)۔'' اصطلاح میں وہ کلمہ کہ جس میں حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔

چھٹا سبق

﴿شش اقسام﴾

حروفِ اصلیہ وزائدہ کے لحاظ سے کلمہ کی جو تقسیم کی جاتی ہے اسے "شش اقسام" کہتے ہیں۔ یہ اقسام درج ذیل ہیں۔

(1) ثلاثی مجرد	(2) ثلاثی مزید فیہ
(3) رباعی مجرد	(4) رباعی مزید فیہ
(5) خماسی مجرد	(6) خماسی مزید فیہ

[1] ثلاثی مجرد:۔

وہ اسم یا فعل، جس میں تین حروفِ اصلیہ ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔

جیسے ضَرْبٌ بروزن فَعْلٌ۔ ۔ ۔ ضَرَبَ بروزن فَعَلَ

[2] ثلاثی مزید فیہ:۔

وہ اسم یا فعل، جس میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔

جیسے حِمَارٌ[1] بروزن فِعَالٌ۔ ۔ ۔ اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ

[3] رباعی مجرد:۔

وہ اسم یا فعل، جس میں چار حروفِ اصلیہ ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔

جیسے جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ۔ ۔ ۔ دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ

[4] رباعی مزید فیہ:۔

وہ اسم یا فعل، جس میں چار حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔

جیسے قِرْطَاسٌ[2] بروزن فِعْلَالٌ۔ ۔ ۔ تَسَرْبَلَ بروزن تَفَعْلَلَ

1:۔ یعنی گدھا 2:۔ یعنی کاغذ

[5] خماسی مجرد:۔

وہ اسمِ جامد، جس میں پانچوں حروف، اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے

سَفَرْجَل"[1] بروزن فَعَلَّل"

[6] خماسی مزید فیہ:۔

وہ اسمِ جامد، جس میں پانچ حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔

جیسے خَنْدَرِیْس"[2] بروزن فَعْلَلِیْل"

نوٹ:۔

(i) فعل صرف ثلاثی ہوتا ہے یا رباعی، کوئی فعل خماسی نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ خماسی مجرد و مزید فیہ کی تعریف میں فقط "اسمِ جامد"[3] کہا گیا۔

(ii) افعال اور اسمائے مشتقہ میں ثلاثی و رباعی، مجرد و مزید فیہ نام رکھنے کے سلسلے میں ماضی کے پہلے صیغے (واحد مذکر غائب) کا اعتبار کیا جاتا ہے۔
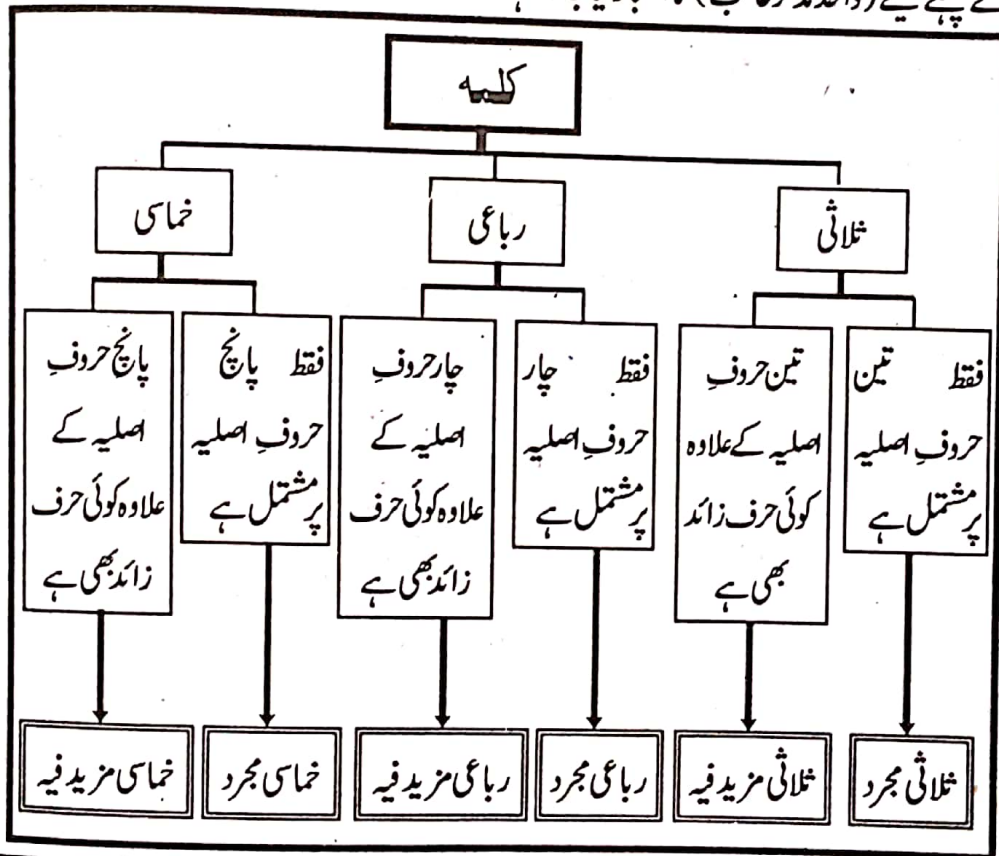
1:۔ بُوٹی 2:۔ پرانی شراب 3:۔ اسمِ جامد کی تعریف اِن شاءاللہ آگے آئے گی۔

ساتواں سبق

﴿ہفت اقسام﴾

حروفِ صحیحہ ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلمہ کی جو تقسیم کی جاتی ہے اسے "ہفت اقسام" کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ابتداء کلمے کی چار قسمیں کی جاتی ہیں۔

(۱) صَحِیْح (۲) مَہْمُوز (۳) مُضَاعَف (٤) مُعْتَل

﴿1﴾صحیح:۔

وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علت.. یا.. ہمزہ.. یا.. دو حروف ایک جنس کے نہ ہوں۔ جیسے ضَرْبٌ، ضَرَبَ

﴿2﴾مہموز:۔

وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

(۱) مہموز الفاء...(۲) مہموز العین...(۳) مہموز اللام...

(i)مهموز الفاء:۔

وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں فاء کلمہ، ہمزہ ہو۔ جیسے

اَخْذٌ (پکڑنا)، اَخَذَ

(ii)مهموز العين:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں عین کلمہ، ہمزہ ہو۔ جیسے

سُؤَالٌ (سوال کرنا)، سَئَلَ

(iii)مهموز اللام:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں لام کلمہ، ہمزہ ہو۔ جیسے

قَرْءٌ (پڑھنا)، قَرَءَ

﴾3﴿ مضاعف:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حروف ایک جنس کے پائے جائیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱) مضاعفِ ثلاثی...(۲) مضاعفِ رباعی...

(۱) مضاعفِ ثلاثی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں "فاء اور لام"..یا.."فاء اور عین"..یا.."عین اور لام" کلمہ، ایک جنس کا ہو۔ اس کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے کہ "وہ ثلاثی کلمہ ہے جس میں دو حروف ایک جنس کے پائے جائیں۔" جیسے

سَلِسٌ (پیشاب کا نہ رکنا) اور دَدَنٌ (کھیل کود) اور مَدٌّ (کھینچنا)

(۲) مضاعف رباعی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں فاء اور لامِ اولی..اور..عین اور لامِ ثانیہ ایک جنس کے ہوں۔ اس کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے کہ "وہ رباعی کلمہ ہے جس میں دو حروف ایک جنس کے پائے جائیں"۔ جیسے

زَلْزَلَةٌ (ہلنا)، زَلْزَلَ

﴾4﴿ مُعتَلّ:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علت ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معتل بیک حرف...(۲) معتل بدو حرف...

(1)معتل بیَک حرف:۔

وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں ایک حرفِ علت ہو۔اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)معتل الفاء...(۲)معتل العین...(۳)معتل اللام...

(i)معتل الفاء:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں فاء کلمہ کی جگہ کوئی حرفِ علت واقع ہو۔اسے مثال بھی کہتے ہیں۔اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱)مثالِ واوی۔...(۲)مثالِ یائی...

(۱)مثالِ واوی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں فاء کلمہ، حرفِ علت ''و'' ہو۔جیسے

وَصْلٌ (ملنا)،وَصَلَ

(۲)مثالِ یائی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں فاء کلمہ،حرفِ علت ''ی'' ہو۔جیسے

یُسْرٌ (آسان ہونا)،یَسَرَ

(iii)معتل العین:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں عین کلمہ کی جگہ کوئی حرفِ علت واقع ہو۔اسے اجوف بھی کہتے ہیں۔اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱)اجوفِ واوی۔...(۲)اجوفِ یائی...

(1)اجوفِ واوی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں عین کلمہ، حرفِ علت ''واوٗ'' ہو۔ جیسے

قَوْلٌ (کہنا)، قَالَ (قَوَلَ)

(2)اجوفِ یائی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں عین کلمہ، حرفِ علت ''یاء'' ہو۔ جیسے

بَیْعٌ (خرید وفروخت کرنا)، بَاعَ (بَیَعَ)

(iii)معتل اللام:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں لام کلمہ کی جگہ کوئی حرفِ علت واقع ہو۔ اسے ناقص بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱) ناقصِ واوی...(۲) ناقصِ یائی...

(۱) ناقصِ واوی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں لام کلمہ، حرفِ علت ''واوٗ'' ہو۔ جیسے

مَحْوٌ (مٹانا)، مَحَا (مَحَوَ)

(۲)ناقصِ یائی:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں لام کلمہ، حرفِ علت ''یاء'' ہو۔ جیسے

رَمْیٌ (پھینکنا)، رَمٰی (رَمَیَ)

(2)معتل بدو حرف:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حروفِ علت ہوں۔اسے لفیف بھی کہتے ہیں۔اس کی دو اقسام ہیں۔

(۱)لفیفِ مقرون..(۲)لفیفِ مفروق..

(۱) لفیفِ مقرون:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں پائے جانے والے حروفِ علت کے درمیان کسی حرف کا فاصلہ نہ ہو۔جیسے

نِیَّۃٌ (نیت کرنا)،نَوٰی

(۲) لفیفِ مفروق:۔

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلیہ میں پائے جانے والے حروفِ علت کے درمیان کسی حرف کا فاصلہ ہو۔جیسے

وَقْیٌ (بچانا)،وَقٰی (وَقَیَ)

نوٹ:۔

ماقبل ذکر کردہ تقسیم کے لحاظ سے کلمہ کی 14 اقسام بنتی ہیں لیکن صرفی حضرات نے انھیں سات اقسام میں مقید کیا ہے،اسی وجہ سے اسے "ہفت اقسام" کہتے ہیں۔شعر

صحیح است ومثال است ومضاعف

لفیف وناقص ومھموز واجوف

نقشے کے ذریعے مزید وضاحت:۔

کلمہ

صحیح
جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علت یا ہمزہ یا دو حروف ایک جنس کے نہ ہوں

مہموز
جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی ہمزہ ہو

- ہمزہ فاء کلمے میں ہوگا ← مہموز الفاء
- ہمزہ عین کلمے میں ہوگا ← مہموز العین
- ہمزہ لام کلمے میں ہوگا ← مہموز اللام

مضاعف
جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حروف ایک جنس کے ہوں

- ایک جنس کے دو حروف ثلاثی میں ہوں گے ← مضاعفِ ثلاثی
- ایک جنس کے دو حروف رباعی میں ہوں گے ← مضاعفِ رباعی

معتل
جس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علت ہو

حرف علت ایک ہوگا
- حرف علت فاء کلمے میں ہوگا ← مثال
  - واؤ ہوتو ← مثالِ واوی
  - ی ہوتو ← مثالِ یائی
- حرف علت عین کلمے میں ہوگا ← اجوف
  - واؤ ہوتو ← اجوفِ واوی
  - ی ہوتو ← اجوفِ یائی
- حرف علت لام کلمے میں ہوگا ← ناقص
  - واؤ ہوتو ← ناقصِ واوی
  - ی ہوتو ← ناقصِ یائی

حرف علت دو ہوں گے
- ان کے درمیان فاصلہ نہیں ہوگا ← لفیفِ مقرون
- ان کے درمیان فاصلہ ہوگا ← لفیفِ مفروق

آٹھواں سبق

﴿معرب ومبنی کا بیان﴾ [1]

آخر میں تبدیلی واقع ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مُعْرَب...(۲) مَبْنِی...

[1] معرب :-

وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ جیسے درجِ ذیل مثالوں میں زید۔

جَاءَ نِی زَیْدٌ.......... آیا میرے پاس زید۔

رَأَیْتُ زَیْدًا.......... میں نے زید کو دیکھا۔

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.......... میں زید کے پاس سے گزرا۔

اور لَم یَضْرِبْ میں یَضْرِبْ

[2] مبنی :-

وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے تبدیل نہ ہو۔ جیسے درجِ ذیل مثالوں میں هٰؤُلَاءِ۔

جَاءَ نِیْ هٰؤُلَاءِ.......... رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ.......... مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ

اور لَم یَضْرِبْنَ میں یَضْرِبْنَ [2]

1:۔ گو کہ اس تقسیم کا تعلق احوال کلمہ سے ہے، ذاتِ کلمہ سے نہیں، لیکن چونکہ علمِ صرف میں بھی بعض مقامات پر معرب ومبنی کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں، لھذا طلباء کی سہولت کے لئے اسے بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ 2:۔ افعال میں فعلِ ماضی، امر حاضر معروف اور فعلِ مضارع کے وہ صیغے جو جمع مؤنث حاضر وغائب اور نونِ تاکید (نونِ ثقیلہ وخفیفہ) کے ساتھ ہوں مبنی ہیں۔

نواں سبق

معرب ومبنی کے اعراب

معرب کے اعراب:۔

اس پر چار طرح کے اعراب جاری ہوتے ہیں۔

(i) رفع (ُ).. (ii) نصب (َ).. (iii) جر (ِ).. (iv) جزم (ْ)..

☆ جس کلمہ پر رفع ہو، اسے مرفوع...

☆ جس پر نصب ہو اسے منصوب...

☆ جس پر جر ہو، اسے مجرور...

☆ اور جس پر جزم ہو اسے مجزوم کہا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ جر کا استعمال ''اسماء'' اور جزم کا ''افعال'' کے ساتھ خاص ہے۔

مبنی کے اعراب:۔

اس پر بھی چار طرح کے اعراب جاری ہوتے ہیں۔

(i) ضم (ُ)... (ii) فتح (َ)... (iii) کسر (ِ)... (iv) سکون...

☆ جس کلمہ پر ضم ہو، اسے مبنی بر ضم...

☆ جس پر فتح ہو، اسے مبنی بر فتح...

☆ جس پر کسر ہو، اسے مبنی بر کسر...

☆ اور جس پر سکون ہو اسے مبنی بر سکون کہا جاتا ہے۔

مشترکہ اعراب:۔

معرب ومبنی کے مشترکہ اعراب کی تعداد بھی چار ہے۔

(i) ضمہ (ُ).. (ii) فتحہ (َ).. (iii) کسرہ (ِ).. (iv) سکون..

☆ جس کلمہ پر ضمہ ہو اسے مضموم...

☆ جس پر فتحہ ہو، اسے مفتوح...

☆ جس پر کسرہ ہو، اسے مکسور...

☆ اور جس پر سکون ہو اسے ساکن کہا جاتا ہے۔

دسواں سبق

﴿اسم کی تقسیم﴾

دوسرے کلمے سے مشتق ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مَصْدَر...(۲) مُشْتَق...(۳) جَامِد...

﴿1﴾ مصدر:۔

وہ اسم ہے جو فقط کسی معنیٔ حَدَثِی پر دلالت کرے۔ یہ خود کسی سے نہیں بنتا، ہاں اس سے دیگر کلمات بنائے جاتے ہیں۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا)[1]

نوٹ:۔

معنیٔ حَدَثِی سے مراد وہ معنی ہے، جو صرف کسی ذات کے ساتھ قائم رہ سکے، بذاتِ خود اس کا قیام ممکن نہ ہو۔ جیسے ضَرْبٌ کا معنی ہے مارنا اور یہ معنی کسی مارنے والے کے ساتھ تو قائم رہ سکتا ہے اس کے بغیر اس کا پایا جانا ممکن نہیں۔

﴿2﴾ مشتق:۔

وہ اسم ہے کہ جو بیک وقت ذات اور وصف دونوں پر دلالت کرے۔ اسے دوسرے کلمہ سے بنایا جاتا ہے، لیکن خود اس سے کوئی کلمہ نہیں بنتا۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)[2]

اسمِ مشتق کی اقسام:۔

اس کی درجِ ذیل سات اقسام ہیں۔

(1) اسمِ فاعل (2) اسمِ مفعول (3) صفتِ مشبہہ (4) اسمِ ظرف

---

(1):۔ مصدر کی ایک قسم مصدرِ میمی بھی ہے۔ جس مصدر کے شروع میں میم زائدہ ہو (بابِ مفاعلہ کے علاوہ) اور وہ ظرف کے وزن پر ہو اسے مصدرِ میمی کہتے ہیں۔ جیسے مَوْعِدٌ، مَنْصَرٌ وغیرھا۔

(2):۔ اس میں ''مارنے والا'' ذات اور ''مارنا'' وصف ہے۔

(5)اسمِ آلہ (6)اسمِ تفضیل (7)اسمِ مبالغہ

نوٹ:۔

(i)فعل کی طرح مصدر اور مشتق بھی ثلاثی یا رباعی ہوتے ہیں، خماسی نہیں۔

(ii) مجرد اور مزید فیہ ہونے کے اعتبار سے مصدر اور تمام مشتقات اپنے ''فعلِ ماضی'' کے تابع ہوتے ہیں۔

(3) جامد:۔

وہ اسم ہے جو فقط کسی ذات پر دلالت کرے۔ نہ یہ خود کسی سے بنتا ہے اور نہ اس سے دیگر کلمات بنائے جاتے ہیں۔ جیسے

رَجُل'' ، فَرَس''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گیارھواں سبق

﴿فعل کی تقسیمات﴾

مختلف اعتبارات کی بناء پر فعل کی پانچ تقسیمات کی جاتی ہیں۔

پہلی تقسیم:۔

مفعول بہ کی ضرورت وعدمِ ضرورت کی بناء پر کی جاتی ہے۔اس لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لَازِم... (۲) مُتَعَدِّی...

(1) فعلِ لازم:۔

وہ فعل ہے، جس کا معنی فاعل کے ساتھ مل کر مکمل ہو جائے، مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔اس کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے کہ یہ وہ فعل ہے، جس کا اثر صرف فاعل تک محدود رہتا ہے، مفعول بہ تک نہیں پہنچتا۔جیسے خَرَجَ زَیْدٌ" (زید نکلا)

(2) فعلِ مُتَعَدِّی:۔

وہ فعل ہے، جس کا معنی صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل نہ ہو، بلکہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرے۔اس کی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے کہ یہ وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل کے ذریعے، مفعول بہ تک بھی پہنچے۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (یعنی زید نے عمرو کو مارا)

دوسری تقسیم:۔

فاعل کی طرف نسبت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔اس لحاظ سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مَعْرُوْف... (۲) مَجْہُوْل...

(۱) فعلِ معروف:۔

وہ فعل ہے کہ جس میں کام کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو۔جیسے
ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

(۲) فعلِ مجہول:۔

وہ فعل ہے کہ جس میں کام کی نسبت مفعول کی جانب کی گئی ہو۔جیسے

ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا)

تیسری تقسیم:۔

کسی کام کے انکار یا اقرار والا معنی پائے جانے کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔اس اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱)مُثْبَت... (۲)مَنْفِی...

(۱) مُثْبَت:۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا اقرار پایا جائے۔جیسے رَکِبَ زَیْدٌ (زید سوار ہوا)

(۲) مَنْفِی:۔

وہ فعل جس میں کسی کام کا انکار پایا جائے۔جیسے مَا شَرِبَ زَیْدٌ (زید نے نہیں پیا)

چوتھی تقسیم:۔

گردان ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔اس اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱)جَامِد...(۲)مُتَصَرِّف...

(1) جامد:۔

وہ فعل ہے جس سے تمام افعال (یعنی ماضی ومضارع وامر) واسمائے مشتقہ کی گردانیں نہ آتی ہوں۔جیسے نِعمَ، عَسٰی

(2) مُتَصَرِّف:۔

وہ فعل ہے جس سے تمام افعال واسمائے مشتقہ کی گردانیں آتی ہوں۔

جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ وغیرہ

پانچویں تقسیم:۔

زمانے کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔اس اعتبار سے اس کی تین اقسام ہیں۔

(۱)ماضی...(۲)مضارع...(۳)امر...

(۱) ماضی:۔ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے۔جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک شخص نے)

(۲) مضارع:۔ وہ فعل ہے جو موجودہ.. یا.. آئندہ آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے **یَضْرِبُ** (مارتا ہے.. یا.. مارے گا وہ ایک شخص)

(۳) امر:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعے زمانہ مستقبل میں کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے **اِضْرِبْ** (تو مار)

بارہواں سبق
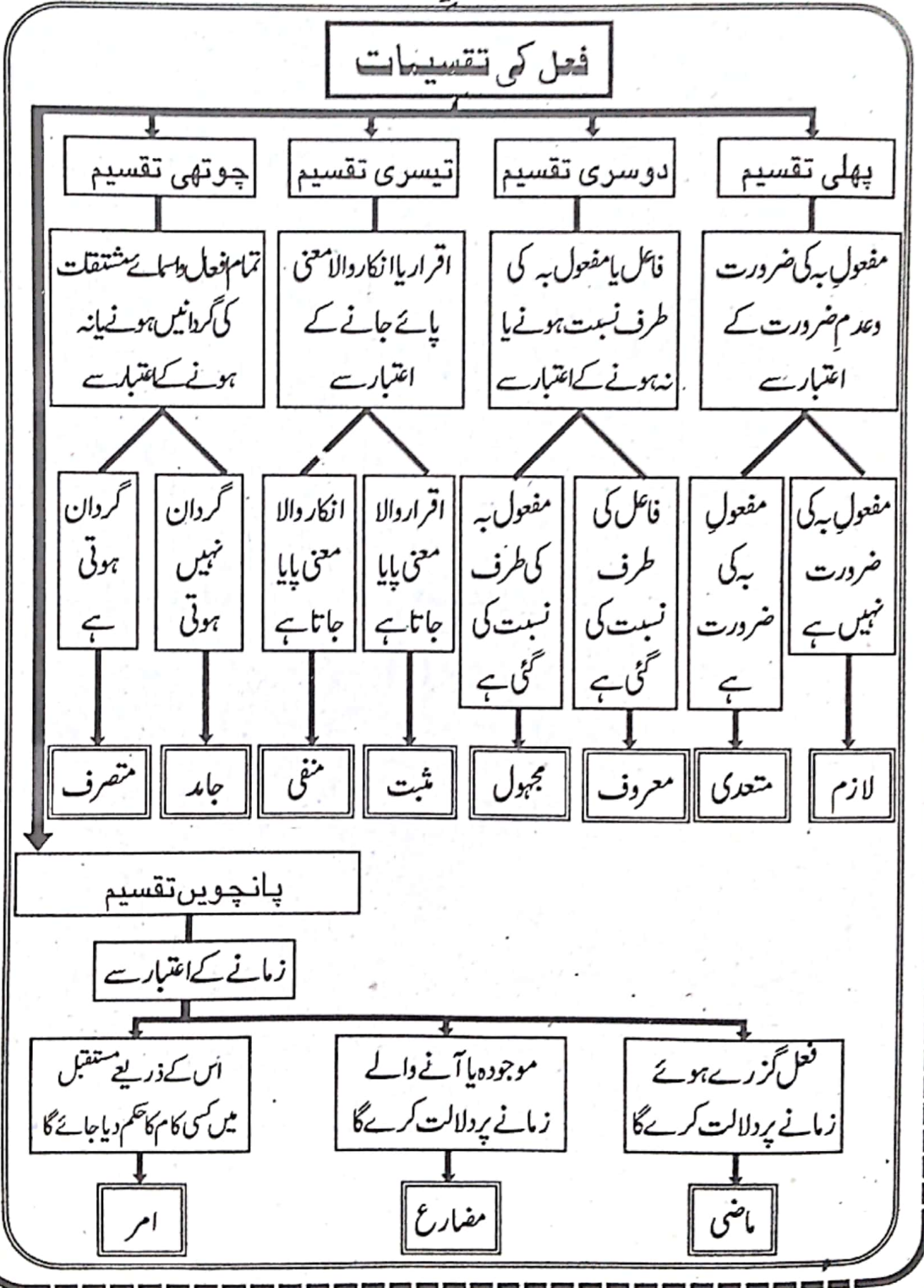
﴿ابواب کا بیان﴾

باب:۔

باب کا لغوی معنی ہے "دروازہ" اور اصطلاح ، میں ایک مصدر سے جتنی بھی گردانیں اور ایسے صیغے بنتے ہیں کہ جن میں لفظی اور معنوی مناسبت ہو، باب کہلاتے ہیں[1] اس کی جمع ابواب ہے۔

ثلاثی مجرد کے ابواب:۔

اس کے ابواب کی کل تعداد 8 ہے۔جن کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)مُطَّرِد...(۲)شَاذ...

(1)مُطَّرِد:۔

وہ ابواب ہیں جنھیں کثیر استعمال کیا جاتا ہے۔یہ پانچ ابواب ہیں۔

(1) نَصَرَ يَنْصُرُ (2) ضَرَبَ يَضْرِبُ (3)سَمِعَ يَسْمَعُ

(4) فَتَحَ يَفْتَحُ (5)كَرُمَ يَكْرُمُ

نوٹ:۔ان میں سے پہلے تین کو ماضی و مضارع میں عین کلمے کی حرکات کے مختلف ہونے کی بناء پر"اُمُّ الْاَبْوَاب ..یا ..اُصُوْلُ الابْوَاب" کہتے ہیں۔

(2)شاذ :۔

وہ ابواب ہیں جو بہت قلیل استعمال ہوتے ہیں۔یہ تین ہیں۔

(6)حَسِبَ يَحْسِبُ (7) كَادَ يَكَادُ (اصل میں كَوِدَ يَكْوَدُ ہے)

(8) فَضِلَ يَفْضُلُ

1:۔لیکن آسانی کے لئے ثلاثی مجرد میں "ماضی و مضارع کے پہلے صیغے" اور اس کے علاوہ میں "مصادر کے مخصوص اوزان" کو باب کہہ دیا جاتا ہے۔

ان ابواب کی علامات:۔

☆نَصَرَ یَنْصُرُ:۔اس کی ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین ہوتا ہے۔

☆ضَرَبَ یَضْرِبُ:۔اس کی ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین ہوتا ہے۔

☆سَمِعَ یَسْمَعُ:۔اس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے۔

☆فَتَحَ یَفْتَحُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین ہوتے ہیں۔

☆کَرُمَ یَکْرُمُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین ہوتے ہیں۔

☆حَسِبَ یَحْسِبُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہوتے ہیں۔

☆کَادَ یَکَادُ(کَوُدَ یَکْوَدُ):۔اس کی ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے۔

☆فَضِلَ یَفْضُلُ:۔اس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین ہوتا ہے۔

ان ابواب کی علامات:۔

☆نَصَرَ يَنْصُرُ:۔اس کی ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین ہوتا ہے۔

☆ضَرَبَ يَضْرِبُ:۔اس کی ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین ہوتا ہے۔

☆سَمِعَ يَسْمَعُ:۔اس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے۔

☆فَتَحَ يَفْتَحُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین ہوتے ہیں۔

☆كَرُمَ يَكْرُمُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین ہوتے ہیں۔

☆حَسِبَ يَحْسِبُ:۔اس کی ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہوتے ہیں۔

☆كَادَ يَكَادُ(كَوُدَ يَكْوَدُ):۔اس کی ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے۔

☆فَضِلَ يَفْضُلُ:۔اس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین ہوتا ہے۔

تیرھواں سبق

﴿دوازدہ اقسام کا بیان﴾[1]

ایک مصدر سے ''باواسطہ یا بلا واسطہ'' نکلنے والی بارہ چیزوں کو دوازدہ اقسام کہتے ہیں۔

﴿1﴾ فعلِ ماضی
﴿2﴾ فعلِ مضارع
﴿3﴾ اسمِ فاعل
﴿4﴾ اسمِ مفعول
﴿5﴾ فعلِ جحد
﴿6﴾ فعلِ نفی تاکید
﴿7﴾ فعلِ امر
﴿8﴾ فعلِ نہی
﴿9﴾ اسمِ ظرف
﴿10﴾ اسمِ آلہ
﴿11﴾ اسمِ تفضیل
﴿12﴾ فعلِ تعجب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

1:۔ دوازدہ فارسی کا لفظ ہے، بارہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

چودھواں سبق

﴿فعلِ ماضی مطلق کا بیان﴾

فعلِ ماضی مطلق:۔

وہ فعل ہے جو مطلقاً گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے، یعنی اس میں قریب و بعید کا لحاظ نہ ہو۔ جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے) [1]

☆ ثلاثی مجرد سے ماضی مطلق کے تین اوزان آتے ہیں۔

(۱) فَعَلَ...(۲) فَعِلَ...(۳) فَعُلَ...

☆ اور رباعی مجرد سے صرف ایک وزن آتا ہے۔ **فَعْلَلَ**

ماضی مطلق کے کل چودہ صیغے ہوتے ہیں، جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

تین مذکر غائب کے:۔ یعنی واحد مذکر غائب (فَعَلَ)۔ تثنیہ مذکر غائب (فَعَلَا)۔ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا)

تین مؤنث غائب کے:۔ یعنی واحد مونث غائب (فَعَلَتْ)۔ تثنیہ مؤنث غائب (فَعَلَتَا)۔ جمع مؤنث غائب (فَعَلْنَ)

تین مذکر حاضر کے:۔ یعنی واحد مذکر حاضر (فَعَلْتَ)۔ تثنیہ مذکر حاضر (فَعَلْتُمَا)۔ جمع مذکر حاضر (فَعَلْتُمْ)

تین مؤنث حاضر کے:۔ یعنی واحد مونث حاضر (فَعَلْتِ)۔ تثنیہ مؤنث حاضر (فَعَلْتُمَا)۔ جمع مؤنث حاضر (فَعَلْتُنَّ)

دو متکلم کے:۔ یعنی واحد مذکر و مونث متکلم (فَعَلْتُ) اور تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم (فَعَلْنَا)

نوٹ:۔ کلامِ عرب میں تثنیہ و جمع و مذکر و مونث متکلم کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔

1:۔ اس کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے، بشرطیکہ تبدیلی حرکت کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔ مثلاً جمع بناتے ہوئے اس پر ضمہ آ جاتا ہے، کیونکہ واؤ اپنے ماقبل ضمہ چاہتی ہے۔ جیسے ضَرَبُوْا

پندرھواں سبق

فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف بنانے کا طریقہ

☆اس کے پہلے صیغے کو مصدر سے بناتے ہیں۔اس کے بنانے کا کوئی قیاسی قاعدہ مقرر نہیں۔البتہ جس باب کا مصدر ہو اس سے فعلِ ماضی کے مذکورہ اوزان کے مطابق پہلا صیغہ بنالیں۔چنانچہ فاء کلمے کو فتحہ دیں،عین کلمے پر باب کے اعتبار سے حرکت لائیں اور لام کلمے کو مبنی بر فتح کر دیں۔جیسے

نَصْرٌ سے نَصَرَ...ضَرْبٌ سے ضَرَبَ...سَمْعٌ سے سَمِعَ

اس کے باقی صیغوں کے بنانے کا مفصل طریقہ اگلی کتابوں میں بیان کیا جائے گا۔یہاں اتنا یاد رکھنا مفید رہے گا کہ

☆ واحد مذکر ومونث غائب (**فَعَلَ ،فَعَلَتْ**) کو چھوڑ کر باقی کلمات یعنی تثنیہ مذکر غائب (**فَعَلَا**) سے لے کر جمع متکلم (**فَعَلْنَا**) تک تمام صیغوں کے آخر میں درجِ ذیل ضمیریں[1] لگائی جاتی ہیں۔

الف (تثنیہ کے آخر میں)،**واوٌ**(جمع مذکر کے آخر میں)،**نون** (جمع مونث کے آخر میں)، **تَ**(واحد مذکر حاضر کے آخر میں)،**تُمَا**(تثنیہ مذکر حاضر کے آخر میں)،**تُمْ**(جمع مذکر حاضر کے آخر میں)،**تِ**(واحد مونث حاضر کے آخر میں)،**تُمَا**(تثنیہ مونث حاضر کے آخر میں)،**تُنَّ**(جمع مونث حاضر کے آخر میں)،**تُ**(واحد متکلم کے آخر میں)..اور..**نَا**(جمع متکلم کے آخر میں)۔

☆یہ ضمیریں ہی اس فعل کا فاعل ہوتی ہیں اور ان سے ہی صیغے کو پہچانا جاتا ہے۔

☆**فَعَلَتْ** میں ''**تْ**''ضمیرِ فاعل نہیں،بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔

1:۔ضمیر وہ اسم ہوتا ہے جو کسی غائب یا حاضر یا متکلم پر دلالت کے لئے استعمال کیا جائے۔

[فعل ماضی مطلق مثبت معروف کی گردان]

صیغہ	ترجمہ	گردان
واحد مذکر غائب	کیا اس ایک مرد نے	فَعَلَ
تثنیہ مذکر غائب	کیا ان دو مردوں نے	فَعَلَا
جمع مذکر غائب	کیا ان سب مردوں نے	فَعَلُوْا
واحد مؤنث غائب	کیا اس ایک عورت نے	فَعَلَتْ
تثنیہ مؤنث غائب	کیا ان دو عورتوں نے	فَعَلَتَا
جمع مؤنث غائب	کیا ان سب عورتوں نے	فَعَلْنَ
واحد مذکر حاضر	کیا تجھ ایک مرد نے	فَعَلْتَ
تثنیہ مذکر حاضر	کیا تم دو مردوں نے	فَعَلْتُمَا
جمع مذکر حاضر	کیا تم سب مردوں نے	فَعَلْتُمْ
واحد مؤنث حاضر	کیا تجھ ایک عورت نے	فَعَلْتِ
تثنیہ مؤنث حاضر	کیا تم دو عورتوں نے	فَعَلْتُمَا
جمع مؤنث حاضر	کیا تم سب عورتوں نے	فَعَلْتُنَّ
واحد متکلم	کیا مجھ ایک مرد یا ایک عورت نے	فَعَلْتُ
تثنیہ و جمع متکلم	کیا ہم دو مرد یا ہم دو عورتوں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتوں نے	فَعَلْنَا

صیغہ بتانے کا طریقہ۔[۱]

ثلاثی مجرد کا صیغہ بتاتے ہوئے کم از کم پانچ چیزوں کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(۱) صیغہ (۲) بحث (۳) شش اقسام (۴) ہفت اقسام (۵) باب

ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

صیغہ:۔

اس میں بتانا ہوگا کہ مطلوبہ صیغہ....واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث اور غائب وحاضر ومتکلم میں سے کیا ہے۔... مثلاً "فَعَلَ" کا صیغہ بتاتے ہوئے کہیں گے،

صیغہ واحد مذکر غائب

بحث:۔

اس میں بتانا ہوگا کہ یہ صیغہ کس گردان سے تعلق رکھتا ہے یعنی ماضی، مضارع، امر، اسمِ فاعل ومفعول وغیرہ میں سے کس سے۔ نیز یہ کہ مثبت ہے یا منفی اور معروف ہے یا مجہول۔... مثلاً "فَعَلَ" کے بارے میں مزید کہیں گے،

صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعلِ ماضی مثبت معروف

شش اقسام:۔

اس میں بتائیں گے کہ اس صیغے کا تعلق شش اقسام میں سے کس کے ساتھ ہے۔... مثلاً "فَعَلَ" کے بارے میں مزید کہیں گے،

صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعلِ ماضی مثبت معروف۔ ثلاثی مجرد

ہفت اقسام:۔

اس میں بتائیں گے کہ اس صیغے کا تعلق ہفت اقسام میں سے کس کے ساتھ ہے۔... مثلاً "فَعَلَ" کے بارے میں مزید کہیں گے،

صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعلِ ماضی مثبت معروف۔ ثلاثی مجرد۔ صحیح

۱۔ اساتذۂ کرام کو چاہیئے کہ ماضی کی گردان یاد کرواتے ہی مذکورہ طریقے کے مطابق صیغے نکلوانا شروع کر دیں۔

باب:۔

اس میں بتایا جائے گا کہ یہ صیغہ کس باب سے متعلق ہے۔باب بتاتے ہوئے ازباب....
کہیں گے (یعنی فلاں باب سے)...مثلاً ''**فَعَلَ**'' کے بارے میں مزید کہیں گے،
﴿صیغہ واحد مذکر غائب۔فعلِ ماضی مثبت معروف۔ثلاثی مجرد۔صحیح ازباب فَتَحَ یَفْتَحُ﴾
مذکورہ ترتیب سے صیغہ بتانے سے ان شاء اللہ عزوجل مزید کسی چیز کے بارے میں سوال
کرنے کی حاجت باقی نہ رہے گی۔